نفسیاتی مریض خاوند کے ساتھ بیوی کیسے معاملات سرانجام دے اور کیا ایسے خاوند کو حقوق حاصل ہیں ؟

زوجها مريض نفسيّاً ويؤذي زوجته فكيف تتصرف معه ؟ وهل له حقوق ؟

[أردو - اردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

نفسیاتی مریض خاوند کے ساتھ بیوی کیسے معاملات سرانجام دے اور کیا ایسے خاوند کو حقوق حاصل ہیں ؟

ایک عورت اپنے خاوند کے بارہ میں دریافت کرتی ہے کہ اس کا خاوند نفسیاتی مریض ہے، اور عقل میں بھی خلل پایا جاتا ہے، گھریلو امور میں تو کوئی دخل اندازی نہیں کرتا لیکن بیوی پر ہمیشہ گناہ کا الزام لگاتا ہے، حالانکہ بیوی اس سے کوسوں دور ہے، یہ شخص دس افراد کا باپ ہے، اس کی اولاد نے باپ کی معاونت کے بغیر ہی شادیاں کی ہیں، جس کی بنا پر بیوی کے جذبات الٹ گئے اور وہ خاوند سے بات کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتی، برائے مہربانی ہمیں بتائیں کہ اس سلسلہ شرعی حکم کیا ہے ؟

الحمد للہ:

اول:
ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کے خاوند کو جلد از جلد شفا نصیب فرمائے، اور آپ کو صبر کرنے پر اجرعظیم عطا فرمائے، اللہ سبحانہ و تعالی کی جانب سے جس مصیبت میں آپ کا ابتلاء ہے اگر اس پر صبر و تحمل کرتے ہوئے اجروثواب کی نیت کریں گی تو آپ کو اجروثواب حاصل ہوگا.

صہیب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
" مومن کا معاملہ بڑا ہی عجیب ہے، اس کا سارا معاملہ ہی خیرو بھلائی پر مشتمل ہے، اور یہ مومن کے علاوہ کسی اور کو حاصل نہیں، اگر اسے خوشی و آسانی حاصل ہو تو شکر کرتا ہے یہ اس کے لیے بہتر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف و تنگی آتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (۲۹۹۹) ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
" مسلمان کو جو بھی تکلیف اور تنگی اور غم و پریشانی اور اذیت و غم پہنچتی ہے حتی کہ اسے جو کانٹا لگتا ہے اس سے اللہ تعالی اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے "
صحیح بخاری حدیث نمبر (۵۳۱۸) صحیح مسلم حدیث نمبر (۲۵۷۳).

دوم:
آپ کے خاوند کا نفسیاتی مریض ہونے کی حالت میں یا تو وہ اپنے افعال و اعمال و تصرفات کا ادراك کرتا ہوگا یا پھر اسے ادراك نہیں ہوگا، اگر وہ ادراك رکھتا ہو تو اس کے قول و افعال کا مؤاخذہ ہوگا، اور اس صورت میں اس کے لیے آپ پر بہتان لگانا حلال نہیں، اور نہ ہی وہ اپنی اولاد کی تربیت سے ہاتھ اٹھا سکتا ہے، بلکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس پر جو واجبات رکھے ہیں ان کی ادائیگی کرنا ہوگی اور وہ اطاعت والے کام کریگا، اور جن امور سے اللہ سبحانہ و تعالی نے روکا ہے اس سے اجتناب کرنا ہوگا، اس حالت میں آپ پر اس کے حقوق زوجیت ادا کرنا واجب ہونگے، اور آپ کے لیے اس میں سستی و کوتاہی کرنا حلال نہیں ہوگا.

اور اگر اس کا نفسیاتی مرض ایسا ہے کہ وہ اپنے افعال و تصرفات کا ادراك ہی نہیں کر سکتا تو وہ مکلف نہیں ہوگا اس کے اقوال و افعال کا مؤاخذہ نہیں کیا جائیگا، لیکن اگر کسی دوسرے کے حقوق سے متعلق ہو تو پھر مؤاخذہ ہوگا لہذا صاحب حق آپ کے خاوند کے مال سے اپنا حق وصول کریگا، یا پھر اس کے اولیاء کے مال سے، مثلا اگر وہ کسی دوسرے شخص کو قتل کر دے یا اس کی گاڑی تباہ کر دے یا اس طرح کا کوئی عمل کرے تو اس کے مال سے تلافی کی جائیگی.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
" تین قسم کے اشخاص مرفوع القلم ہیں: سویا ہوا شخص حتی کہ بیدار ہو جائے، اور بچے سے حتی کہ بالغ ہو جائے، اور پاگل و مجنون شخص کے عقلمند ہو جانے تك "

سنن ابو داود حدیث نمبر (٤٣٩٨) سنن نسائی حدیث نمبر (٣٤٣٢) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (٢٠٤١) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں:
" جو بچہ ابھی بالغ نہ ہوا ہو یا پھر بالغ تو ہو چکا ہو لیکن امتیاز نہ کر سکتا ہو یا پھر وہ امتیاز کر سکتا تھا اور بعد میں تمیز نہ کر سکتا ہو تو ایسے اشخاص مخاطب نہیں اور ان کے مال میں کوئی معاملہ نافذ نہیں ہوگا؛ کیونکہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان کر چکے ہیں:

" تین قسم کے افراد مرفوع القلم ہیں: بچہ بالغ ہونے تك اور پاگل عقلمند ہونے تك اور سویا ہوا شخص بیدار ہونے تك "

دیکھیں: المحلی (٧ / ٢٠٠).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:
" عقلمند کی الٹ پاگل و مجنون ہے جسے عقل نہ ہو، اور اس میں ہی زیادہ عمر کا وہ شخص اور عورت شامل ہوگا جو اس عمر تك پہنچ جائے جس میں وہ پہچان و تمیز نہ کر سکے جسے ہمارے ہاں مال خولیا کا شکار کہا جاتا ہے تو ایسے شخص پر عقل نہ ہونے کی بنا پر نماز فرض نہیں ہوگی "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (١٢) پہلا سوال.

ایسے شخص کے تصرفات اور اس کے اثرات پر اہل علم کی کلام کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (٧٣٤١٢) کے جواب کا مطالعہ کریں.

آپ پر گناہ کا الزام لگانے کی بابت عرض یہ ہے کہ اگر تو آپ گناہ سے مراد " زنا " لے رہی ہیں تو دوسری حالت میں آپ کے خاوند کی جانب سے

اسے بہتان اور قذف شمار نہیں کیا جائیگا، کیونکہ اس کے لیے سب سے اہم شرط عاقل ہونا مفقود ہے، اور اس جیسے شخص سے لعان بھی ممکن نہیں.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:
" فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ قاذف " یعنی زنا کا بہتان لگانے والے " کے لیے عاقل و بالغ اور اختیار کی شرط ضروری ہے، چاہے وہ عورت ہو یا مرد آزاد ہو یا غلام مسلمان ہو یا غیر مسلم " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (٣٣ / ١١) .

خلاصہ یہ ہوا کہ:
یا تو آپ اس کی بیماری اور عقل میں خلل ہونے کی بنا پر اس کے تصرفات اور افعال پر صبر و تحمل سے کام لیں، یا پھر اپنا معاملہ شرعی عدالت میں لے جائیں تا کہ قاضی آپ کے لیے اسے خاوند رہنے یا فسخ نکاح کا حکم دے سکے.

اور اگر وہ اپنے تصرفات کا ادراك رکھتا ہے تو پھر یا آپ اس کی جانب سے جو کچھ ہو رہا ہے اس پر صبر و تحمل سے کام لیں، اور یا پھر اس سے طلاق طلب کر لیں، اور اگر طلاق دینے سے انکار کرے تو آپ اپنا معاملہ شرعی عدالت میں لے جائیں تا کہ شرعی عدالت آپ میں علیحدگی کا فیصلہ کر سکے.

واللہ اعلم .